قرآن میں تحریفِ لفظی ومعنوی کا قائل ہونا!

قرآن ونماز کو بکواس سے تشبیہ دینا کیسی تبلیغ؟ کیسا اسلام ہے؟

(یہ سوال "دیوبندی تبلیغی جماعت" پرتا قیام قیامت قرض رہے گا)

دیوبندی تخلیقات

فیض الباری، تبلیغی نصاب

اور

توہین قرآن

تالیف

محمد صفدر علی صابر

دَارُالسُّنِّیَّۃ خانیوال

میثم
قادری

قرآن میں تحریفِ لفظی ومعنوی کا قائل ہونا!
قرآن ونماز کو بکواس سے تشبیہ دینا کیسی تبلیغ؟ کیسا اسلام ہے؟
(یہ سوال "دیوبندی تبلیغی جماعت" پرتا قیام قیامت قرض رہے گا)

دیوبندی تخلیقات

فیض الباری ، تبلیغی نصاب

اور

توہین قرآن

تالیف

محمد صفدر علی صابر

دارُالسُّنِّیَّة خانیوال

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ———— تبلیغی نصاب، فیض الباری اور توہینِ قرآن

تالیف ———— محمد صفدر علی صابر

کمپوزنگ ———— محمد شمس الحق قمر

سن طباعت ———— ستمبر 2004ء

بار ———— اول

قیمت ———— 18.00 روپے

ناشر ———— **دار السنیہ خانیوال**

جامع مسجد گلزار مصطفیٰ پل اصطبل خانیوال

ملنے کے پتے

☆...... **دارالسنیہ خانیوال**

☆......مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

☆......مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور

☆......احمد بک کارپوریشن، عالم بزنس سنٹر اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی

☆......مکتبہ حبیبیہ رضویہ فضل العلوم ہائی وے روڈ جہانیاں

اتحاد بین المسلمین اور اس کے تقاضے ؟

دور رسالت میں کلمہ گو مسلمانوں کے دو گروہ تھے ۔ایک گروہ عامۃ المسلمین (صحابہ کرام) جس کا کردار یہ تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات سے والہانہ محبت کے باعث آپ کی ذات کو ہی اپنی سوچ اور فکر کا مرکز قرار دیتا ،آپ کے اشارے پر سب کچھ قربان کرنے کو اپنا فرض سمجھتا۔ ہر دکھ درد کا مدار آپ کی ذات کو ہی قرار دیتا۔ دنیا و آخرت میں مشکلات کے لئے ملجا و ماویٰ آپ کی ذات کو ہی سمجھتا اور اپنے اس نظریہ میں اتنا مضبوط اور متصلب تھا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات پاک کے خلاف کسی ادنیٰ بے ادبی اور گستاخی کو بھی معاف نہ کرتا اور حضور علیہ السلام کی ذات اقدس کے خلاف محاذ آرائی کرنے والوں کو تہ تیغ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا اور ہر مذہبی جنگ میں پیش پیش رہتا۔ **وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْكَ** کے پیش نظر حضور علیہ السلام کے دربار کی حاضری کو ہی اپنی تمام کامیابیوں کا راز جانتا اور **وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ** کے مطابق باادب ایسا کہ حضور علیہ السلام کے وضو کا پانی زمین پر گرنا بھی گوارہ نہ تھا اور اس کو حاصل کرنے کے لئے دربار پاک کا پہرہ دیتا۔ جب کہ دوسرا گروہ وہ مسلمان اور مؤمن کہلاتا اور صدق دل سے ایمان لانے کی قسمیں کھاتا اور حضور علیہ السلام کے رسول ہونے اور آپ کو رسول ماننے کی شہادت دیتا اس کے باوجود اس کا کردار یہ تھا کہ

☆......اپنے آپ کو دانشور سمجھتے ہوئے عامۃ المسلمین کو جاہل اور بے وقوف کہتا اور ان پر طعن دراز کرتا ،اپنے آپ کو خوش پوش معزز طبقہ خیال کرتے ہوئے عام مسلمانوں کو ذلیل اور حقیر کہتا۔ اسی خیال سے اپنے لئے الگ دانش کدہ اور مسجد تعمیر کرنے کی شدید خواہش رکھتا

☆......اتحاد و صلح کا داعی ہونے کی حیثیت سے کفار کو بھی قابل لحاظ جانتا اور ان کے خلاف

محاذ آرائی سے اجتناب کرتا اور کسی مذہبی گروہ بندی سے اپنے آپ کو آزاد اور غیر جانب دار رکھتا اور جنگ میں شرکت سے معذرت کر لیتا۔

☆......چالاک اور ہوشیار ہونے کی حیثیت سے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر طعن واعتراض کے بارے میں ان سے پوچھ گچھ کی جاتی تو سرے سے انکار کر دیتے اور اگر انکار کی گنجائش نہ پاتے تو اس کو ہنسی اور مزاح قرار دیتے اور قسمیں کھا کر کہتے کہ ہمارا مقصد گستاخی نہ تھا۔

دور رسالت کے یہ دونوں گروہ مسلمان ہیں۔ دین کے اصول میں متفق نظر آتے ہیں۔ خدا رسول، قرآن، کلمہ اور قبلہ بھی ایک ہے۔ نماز، روزہ، حج اور زکوۃ میں بھی اتفاق ہے۔ اگرچہ گروہ نمبر۲ سے کچھ کوتاہیاں سرزد ہو جاتی ہیں کہ وہ اپنی صلح جوئی، دانشمندی اور ہوشیاری کے پیش نظر حضور علیہ السلام پر طعن واعتراض کر دیتے یا عامۃ المسلمین کو جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت ومحبت کے پیش نظر حقارت کی نظر سے دیکھتے اور حقیر وذلیل سمجھتے یا کفار کے خلاف جنگ اور محاذ آرائی سے کنارہ کش رہتے بایں ہمہ وہ زبانی معذرت بھی تو کر لیتے اور کہتے ہیں کہ ہمارا مقصد توہین نہ تھا اس لئے مناسب تھا کہ دوسرے گروہ کی کوتاہیوں کو نظر انداز کر دیا جاتا، جب کہ مصلحت کا تقاضا بھی یہی تھا، کیونکہ اس وقت مسلمانوں کے مقابلے میں کفار ومشرکین کی ایک مہیب قوت کھڑی تھی اور مقابلہ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی۔ لہٰذا حالات کا تقاضا تھا کہ مسلمانوں کی قوت کو مجتمع رکھا جاتا اور دوسرے گروہ کو ساتھ لیکر چلا جاتا اور مسلمانوں کو باہم مربوط رکھا جاتا آپس کے اختلافات کو نظر انداز کر کے اجتماعی مفاد کو پیش نظر رکھا جاتا مگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (جس نے خود وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا فرما کر اتحاد بین المسلمین کی دعوت دی ہے) نے اس نازک موقع پر بھی دوسرے گروہ کے خلاف فتویٰ دینا ضروری جانا اور ان

کی زبانی معذرت کے باوجود فرمایا:۔ یہ بے ایمان ہیں، کافر ہیں، مفسد ہیں جھوٹے ہیں جیسے کہ سورۃ بقرہ، توبہ اور منافقون کی متعدد آیات میں صراحت ہے۔ اصول دین اور عبادات میں اتفاق اور پھر غلطیوں پر زبانی معذرت کے باوجود یہ انتہائی سخت فتویٰ دیکر ان کو ملت اسلامیہ سے خارج کرنا ضروری قرار دیا گیا۔

قرآن پاک کا یہ فیصلہ ہر مسلمان کو دعوت فکر دیتا ہے اتحاد بین المسلمین یقیناً ضروری ہے مگر اس کا معیار صرف اور صرف حضور علیہ السلام کی ذات گرامی ہے۔ اللہ، رسول، قبلہ، قرآن اور عبادات کا اقرار وعمل ہی کافی نہیں بلکہ مؤمن اور مسلمان ہونے کیلئے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور دل وجان سے ادب واحترام ضروری ہے اور اس احترام کا تقاضا ہے کہ بارگاہ رسالت کے گستاخ کے ساتھ کسی قسم کی محبت وعقیدت نہ رکھی جائے، خواہ وہ باپ، استاد یا شیخ ہی کیوں نہ ہو اور اگر خدانخواستہ خود انسان سے بے ادبی کی کوئی بات سرزد ہو جائے تو فوراً توبہ کرے کہ اس معاملہ میں ضد اور انانیت کی پاسداری ہمیشہ ہمیشہ کی ہلاکت اور بربادی کا باعث ہے۔

تعظیم اور توہین ؟ دعوت فکر

عرف عام ایک ایسا معیار ہے جس کا اعتبار ہر خاص وعام کرتا ہے۔ شریعت مبارکہ کے بہت سے مسائل عرف پر مبنی ہوتے ہیں۔ اصول فقہ کا مشہور قاعدہ ہے۔ **المعروف کالمشروط** عرف عام کے امور طے شدہ ہوتے ہیں۔ عرف میں جو چیزیں صراحت کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان میں نیت کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور کہے کہ میں نے یہ الفاظ ایسے ہی کہہ دیئے تھے طلاق دینے کی نیت نہ تھی تو اس کا یہ عذر سننے کے لئے کوئی بھی تیار نہ ہوگا اور طلاق ہو جائے گی۔

اسی طرح اگر ایک عالم وفاضل کسی معزز شخص کو کہہ دے کہ تمہاری صورت گدھے

ایسی ہے تو لازماً وہ شخص برہم ہوگا اور کہے گا کہ تم نے میری توہین کی ہے اس پر عالم صاحب کہیں کہ جناب میں آپ کی توہین کیسے کرسکتا ہوں میں عالم ہوں ،تبلیغ کرنے والا ہوں دین کا خادم ہوں میرا ارادہ ہرگز توہین کا نہ تھا۔ میں نے صرف مماثلت بیان کی تھی۔ ظاہر ہے کہ کوئی آدمی اپنی توہین کے متعلق اس صفائی کو قبول کرنے پر تیار نہ ہوگا اور پنچائیت میں یہ صورت پیش کرکے اپنی بے عزتی کے ازالے کی کوشش کرے گا پنچائیت کی جواب طلبی پر بھی وہ عالم صاحب یہی موٴقف اختیار کرتے ہیں کہ میری نیت میں قطعاً کھوٹ نہیں ہے میں تو ایک معزز آدمی کی بے عزتی کرنے اور اسے گالی دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا مجھ پر ہتک عزت کا الزام غلط ہے۔ مگر پنچائیت کا فیصلہ اس کے سوا کیا ہوسکتا ہے کہ جناب آپ کا علم وفضل ، جبہ ودستار اور دینی خدمات اپنی جگہ لیکن آپ کے الفاظ توہین کے زمرے میں آتے ہیں اور ایک بچہ بھی یہی سمجھتا ہے کہ آپ نے یہ الفاظ کہہ کر ایک معزز آدمی کی بے عزتی کی ہے۔ اس لئے آپ کا عذر قابل قبول نہیں ہے ورنہ آپ جسے چاہیں کہتے رہیں اور جب پوچھا جائے تو کہہ دیں میری نیت بری نہیں تھی اس طرح تو کسی کی عزت بھی محفوظ نہیں رہے گی اور معاشرے کا امن وسکون تباہ ہوکر رہ جائے گا۔ لہٰذا ہمارا فیصلہ ہے کہ آپ یا تو معافی مانگیں ، نہیں تو ہم آپ کا سوشل بائیکاٹ کریں گے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ مذکورہ بالا معاملہ دنیاوی نوعیت کا ہے اس میں حق دار اپنا حق معاف بھی کرسکتا ہے اس کے باوجود ہر خاص وعام یہی کہے گا کہ اس عالم وفاضل اور بزرگ شخصیت کے خلاف کاروائی ضرور ہونی چاہیے تاکہ معاشرے کا امن وسکون برقرار رہ سکے کیونکہ عرف اور محاورہ کے مقابل کسی نیت کا بہانہ کوئی وقعت نہیں رکھتا۔

جب دنیاوی معاملات میں یہ کیفیت ہے تو دین وایمان ، دینی اور اعتقادی مسائل میں حق اور باطل کا فیصلہ کرنے میں کسی عالم وفاضل اور شیخ الحدیث والتفسیر کی شخصیت یا اس کی نیت کا

عذر کس طرح رکاوٹ بن سکتا ہے؟ غلط بات بہرحال غلط ہے چاہے کسی نے کہی ہو امت مسلمہ کا یہ دینی فریضہ ہے کہ اللہ اور رسول کی شان میں بے ادبی کرنے والے یا کسی دینی اصول اور ضابطہ کو پامال کرنے یا اس کی تائید کرنے والے سے توبہ کا مطالبہ کرے بلکہ اس پر اسے مجبور کرے ورنہ دین اسلام کا چہرہ مسخ ہوکر رہ جائے گا اور کوئی شخص بھی مرزائے قادیانی کی طرح کلمات کفر کہنے کے بعد تاویل کرتا پھرے گا کہ میری مراد یہ ہے اور وہ نہیں ہے۔

اسلامی معاشرے کی ذمہ داری یہ ہے کہ باطل اور غیر اسلامی عقائد ونظریات اور اقوال وافعال کے سد باب کے لئے اپنی تمام توانائیاں صرف کردے تاکہ حق وباطل کا امتیاز باقی رہ سکے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہو۔

موجودہ دور کا ایک بہت بڑا المیہ

ڈیڑھ صدی گذرنے کو ہے ، اہل سنت بریلوی اور علمائے دیوبند کے اختلافات ختم ہونے کو نہیں آتے بلکہ روز بروز ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ موجودہ حالات میں کشیدگی تبلیغی جماعت کی وجہ سے انتہا کو ہے۔ ہر خاص وعام شخص کو یہ معلوم ہے کہ تبلیغی جماعت نام کی تنظیم کا تعلق دیوبندی مسلک سے ہے۔ یہاں چند پہلو قابل غور ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

i۔ تبلیغی جماعت کے ایک وفد سے میری (راقم الحروف ،صفدر صابر) بات ہوئی تو مجھے باور کرایا گیا کہ ہم کسی مسلک سے تعلق نہیں رکھتے میں نے مطالبہ کیا کہ آپ کے اکابر کون کون سے ہیں۔ تو فوراً بولے مولانا اشرف علی تھانوی صاحب۔ میں نے اب ان کے مرکز سے ان کو یہ لکھوانے کے لئے کہا کہ اپنے مرکز سے لکھوالاؤ کہ ہمارا تعلق کسی مسلک سے نہیں ہے

مگر آج تک ایسا ان سے ممکن نہیں ہوسکا اور یقیناً نہ ہو سکے گا۔

ii۔اب جب کہ یہ تبلیغی ہیں بھی دیوبندی تو اختلافات کے ہوتے ہوئے اہلسنت بریلوی کی مساجد میں کیوں جاتے ہیں؟ جب کہ انہیں معلوم ہے کہ یہاں جھگڑا ہوسکتا ہے تو کیا تبلیغ یہ سکھاتی ہے کہ جھگڑے کا سبب بنا جائے؟ دوسرا یہ کہ یہ لوگ اگر واقعی دین سے مخلص ہیں تو شیعہ کے مراکز میں بھی تو جاتے، انہیں اذان، وضو، کلمہ، نماز حنفی طریقہ کی سکھاتے مگر آج تک کوئی ایک مثال بھی ہو تو پیش کی جائے! اسی طرح غیر مقلدین کی مساجد میں جاتے اور انہیں فقہ حنفی کی تبلیغ کرتے مگر مجال کہ دین سے خلوص کا کوئی ایک مظاہرہ موجود ہو! حال مقیم میری رہائش کے قریب شانتی نگر ہے۔ یہ لوگ جب روکنے کے باوجود فتنہ گری کے لئے ہماری اہل سنت کی مساجد (جامع مسجد غوثیہ بستی رضا آباد یا جامع مسجد گلزار مصطفیٰ پل اصطبل) میں آئے تو میں ان تبلیغیوں کو بارہا مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ ظالمو! ہم تو ہیں ہی حنفی جو غیر حنفی (شیعہ، اہل حدیث) ہیں ان کو جا کر اذان، نماز سکھائیں اور پھر کسی مرکزی امیر یا مولوی کو ساتھ لائیں اور شانتی چلیں، ہم ساتھ چلیں گے خدمت دین کرتے ہیں مگر مجال کہ یہ دین سے خلوص کا مظاہرہ کریں۔ دراصل بیچارے صرف اہل سنت کی مساجد میں فتنہ پھیلا کر رسول کریم کی ذات پہ درود وسلام اور محبت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نغمے بند کرانے کے درپے ہیں اللہ کریم ان کے مذموم مقاصد اور مذموم عقائد سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

iii۔ایک منٹ کے لئے سوچئے دیوبندیوں کی مساجد میں جمعہ کے دن دس بیس سنی اکٹھے ہو کر جائیں اور جمعہ پڑھ لینے کے بعد کھڑے ہو کر درود وسلام ''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' اور اذان کے وقت اذان دیں تو اس کے ساتھ ''الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ'' پڑھنا شروع کر دیں تو کیا دیوبندی مولوی اور اس کے دیوبندی مقتدی

اس چیز کو گوارہ کریں گے؟ یقیناً ہرگز نہیں! تو جب یہ اپنے مراکز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات والاصفات پر درود وسلام اور صلوۃ وسلام نہیں پڑھنے دیتے تو اہلسنت انہیں اپنی مساجد میں دیوبندیت پھیلانے کی اجازت کیونکر دے سکتے ہیں؟

ایک مطالبہ :۔ ہم ارباب اقتدار سے گذارش کرتے ہیں کہ موجودہ حالات میں پاکستان فتنہ وفساد کا متحمل نہیں ہے۔لہٰذا جو فسادات کے اسباب ہیں ان پر کنٹرول کیا جائے متعدد واقعات پیش آنے کے بعد ہم عرض گذار ہیں کہ دیوبندی تبلیغی جماعت کے مراکز کو اس چیز پہ پابند کیا جائے کہ وہ اپنی جماعت کے قافلوں کو اپنے مسلک کی مساجد تک محدود رکھیں بصورت دیگر فسادات کی تمام تر ذمہ داری تبلیغی جماعت پر ہوگی۔

نوٹ :۔ اس لٹریچر کی اشاعت کا سبب بھی تبلیغی جماعت کا اہلسنت بریلوی کی مساجد میں جانا ہے اور اس لٹریچر کا مقصد تربیت اہلسنت ہے۔ جس شخص کو یہ حقائق اچھے نہیں لگتے وہ بیشک اس کا مطالعہ نہ کرے۔

دیوبندی تبلیغی جماعت سے اختلافات کی اصل وجہ

تبلیغی جماعت دیوبندی عقائد رکھتی ہے اور اس کے اکابرین میں سے سر دست مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی اسماعیل دہلوی، مولوی حسین علی واں بھچراں اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نظریات ملاحظہ فرمائیں اور اگر ان نظریات سے کوئی انکار کرے تو اس تبلیغی کو کہیں کہ اپنے مرکز سے لکھوا لائے کہ ان عبارات کے لکھنے والے دیوبندی علماء کافر تھے، گستاخ رسول تھے۔ اگر ایسا نہیں لکھوا لاتے تو ان کو اپنا راہبر ماننے والا ابھی مسلمان کے نزدیک لائق تعاون نہیں۔

اللہ تعالیٰ کو بندوں کے کاموں کا علم کام کرنے سے پہلے نہیں ہوتا۔

(دیوبندی تبلیغی جماعت کے ایک ہم مسلک عالم کا عقیدہ)

دیوبندی حضرات کے مقتدا مولوی رشید احمد گنگوہی کے شاگرد رشید مولوی حسین

علی ساکن واں بھچراں ضلع میانوالی اوران کے شاگرد بعض دیگر علماء دیوبند کے نزدیک اللہ کو اپنے بندوں کے کاموں کا علم پہلے سے نہیں ہوتا بلکہ بندوں کے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو ان کے کاموں کا علم ہوتا ہے۔ دیکھئے مولوی حسین علی صاحب اپنی تفسیر بلغۃ الحیران مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور باراول صفحہ 158,157 پر تحریر فرماتے ہیں۔ درج ذیل بیان کردہ عبارت میں قرآن وحدیث کو اس مذہب پر منطبق مان کر مولوی حسین علی نے ارتکاب جرم کیا ہے۔

"اور انسان خودمختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا اور آیات قرآنی جیسا کہ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔"

اہل سنت کا مذہب :-

اہل سنت کے نزدیک علم الٰہی کا منکر خارج از اسلام ہے۔ دیکھئے شرح فقہ اکبر "جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس کے واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا وہ کافر ہے اگرچہ اس کا قائل اہل بدعت سے شمار کیا گیا ہو۔" وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ اور اس قسم کی دیگر آیات واحادیث میں مجاہدین وغیرہ مجاہدین اور مومنین ومنافقین کا امتیاز باہمی مراد ہے اور معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کو مومنین سے اور غیر مجاہدین کو مجاہدین سے ابھی تک جدا نہیں کیا آئندہ (علم الٰہی کے مطابق) انہیں الگ کر دیا جائے گا یہاں "علم سے تمیز مراد ہے فلیعلمن اللہ بمنزلہ فلیمیز اللہ کے ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے قول لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ میں خبیث کا طیب سے جدا ہونا منصوص ہے ایسے ہی ان آیات میں (جنھیں مولوی حسین علی نے نفی علم الٰہی کی دلیل سمجھا ہے) مومنین ومنافقین اور مجاہدین وغیر مجاہدین کا ایک دوسرے سے الگ ہونا مذکور ہے۔

دیکھئے بخاری شریف جلد دوم صفحہ 703 پر مرقوم ہے۔ فلیعمن اللہ علم اللہ ذالک انما ھی بمنزلة فلیمیز اللہ کقوله لیمیز اللہ الخبیث .... انتھی یہ مطلب ہرگز نہیں کہ معاذ اللہ خدائے علیم وخبیر کو ان کا علم نہیں اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو جانتا ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب :-

دیوبندی حضرات کو ایسی خوابیں نظر آتی ہیں جن میں وہ (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کو گرتے دیکھتے ہیں اور پھر حضور ہی کو گرنے سے روکتے اور بچاتے ہیں دلیل کے طور پر مولوی حسین علی صاحب کا ارشاد بلغۃ الحیران صفحہ 8 پر دیکھئے

"ورأیت انه یسقط فامسکته واعصمته من السقوط"

ترجمہ : اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور گر رہے ہیں تو میں نے حضور کو روکا اور گرنے سے بچالیا۔"

اہل سنت کا مذہب :-

اہل سنت کا مسلک ہے کہ ذات جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر حضور کے علاوہ کوئی چیز مراد نہیں لی جاسکتی جس نے حضور کو دیکھا اس نے بیشک حضور ہی کو دیکھا ایسی صورت میں جو شخص یہ کہے کہ (معاذاللہ) میں نے حضور کو گرتا ہوا دیکھ کر حضور کو گرنے سے بچالیا وہ بارگاہ رسالت میں دریدہ دہن نہایت گستاخ ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب :-

دیوبندی مولوی صاحبان کے مقتدا مولوی اشرف علی تھانوی کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو زید وعمر، بچوں، پاگلوں بلکہ تمام حیوانوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دینا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔" (حفظ الایمان صفحہ ۸)

اہل سنت کا مذہب :۔

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم تمام کائنات کے علم سے ممتاز ہے اور اس قسم کی تشبیہ شان نبوت کی شدید ترین توہین وتنقیص ہے

دیوبندیوں کا مذہب :۔

حضرات علماء دیوبندی کے نزدیک نماز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانا بیل اور گدھے کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدر جہا بدتر ہے۔ (دیکھئے علماء دیوبند کی مسلمہ ومصدقہ کتاب صراط مستقیم صفحہ 86 مطبوعہ مجتبائی دہلی)

"از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است وصرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ از استغراق در صورت گاؤ خر خود است"

اہل سنت کا مذہب :۔

اہل سنت کے مسلک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال مبارک تکمیل نماز کا موقوف علیہ ہے اور حضور کی صورت کریمہ کو دل میں حاضر کرنا مقصد عبادت کے حصول کا ذریعہ اور وسیلہ عظمیٰ ہے اور حضور کا خیال مبارک دل میں لانے کو گائے بیل کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدتر کہنا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ توہین شدید ہے جس کے تصور سے مؤمن کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اہل سنت ایسا کہنے والے کو جہنمی اور ملعون تصور کرتے ہیں۔

ایک حیرت انگیز حکمت :۔

مولوی اشرف علی تھانوی کے ایک مرید نے انہیں خط لکھا اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں اور پھر فیصلہ کریں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال سے تو نماز نہ ہو اور نبی پاک کے خیال کو بھی معاذ اللہ بدتر کہیں۔ مگر اپنے پیر (اشرف علی تھانوی) کا خیال دوران نماز ان کے نزدیک محمود ہو تو یہ نبی پاک کی گستاخی ہوئی یا نہ؟ اور ایسی نماز اللہ پاک کی بارگاہ میں مقبول کیسے ہوئی؟ عبارت ملاحظہ ہو۔

"اسی عریضہ میں نماز میں جی نہ لگنے کا اپنا پرانا مرض عرض کیا تھا اور پھر ایک عطائیوں کا سا علاج بھی درج کر دیا تھا۔ "نماز میں جی نہ لگنے کا مرض بہت پرانا ہے لیکن کبھی یہ تجربہ ہوا ہے کہ عین حالت نماز میں جب کبھی بجائے اپنے جناب کو یا۔۔۔۔۔ کو نماز پڑھتے فرض کر لیا تو اتنی دیر تک نماز میں دل لگ گیا لیکن مصیبت یہ ہے کہ خود یہ تصور بھی عرصہ تک قائم نہیں رہتا بہر حال اگر یہ عمل محمود ہو تو تصویب فرمائی جائے ورنہ آئندہ احتیاط رکھوں۔"

جواب ملا۔ محمود ہے جب دوسروں کو اطلاع نہ ہو، ورنہ سم قاتل ہے۔

نقوش وتأثرات حکیم الامت

از مولوی عبد الماجد دیوبندی صفحہ 56 مطبوعہ مکتبہ مدنیہ لاہور

دیوبندیوں کا مذہب :۔

علماء دیوبند کے نزدیک شیطان اور ملک الموت کا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ اور شیطان اور ملک الموت کے لئے محیط زمین کی وسعت علم دلیل شرعی سے ثابت ہے اور فخر دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اس علم کا ثابت کرنا شرک ہے۔ دیکھئے براہین قاطعہ مطبوعہ ساڈھورہ صفحہ 51

"الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف

نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر دوعالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔''

اسی براہین قاطعہ کے صفحہ 52 پر ہے:۔اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔''

اہل سنت کا مذہب :۔

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابلے میں شیطان کے لئے محیط زمین کا علم ثابت کرنا اور حضور کی ذات اقدس سے اس کی نفی کرنا بارگاہ رسالت کی سخت توہین ہے اہل سنت کے نزدیک شیطان وملک الموت کے محیط زمین کے علم پر قرآن وحدیث میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی جو شخص نص کا دعویٰ کرتا ہے وہ قرآن وحدیث پر نہایت بہتان باندھتا ہے اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو نصوص قطعیہ کے خلاف کہنا بھی قرآن وحدیث پر افتراء عظیم ہے قرآن وحدیث میں کوئی ایسی نص وارد نہیں ہوئی جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں محیط زمین کے علم کی نفی ہوتی ہو بلکہ قرآن وحدیث کے بیشمار نصوص سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہر چیز کا علم ثابت ہے۔اہل سنت کا مسلک ہے کہ کسی مخلوق کے مقابلے میں حضور کے لئے علم کی کمی ثابت کرنا حضور کی شان اقدس میں گستاخی ہے۔

فیصلہ فرمائیں :۔ مذکورہ گستاخانہ عبارات کے مصنفین کو جو جماعت اپنا رہبر مانے ،کیا ان کی اقتداء میں نماز جائز ہوگی؟ ان کے ساتھ دو چار دن کی صحبت یا چالیس دن کا

چلہ ایک محب رسول کو گوارہ ہوگا؟ ایسے گستاخ مولویوں کو اپنا رہبر اور ہم مسلک ماننے والے تبلیغیوں کو اہل سنت اپنی مساجد میں کیسے بٹھا سکتے ہیں؟ کیا تبلیغی جماعت کا مرکز ان گستاخانہ عبارات کی وجہ سے، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی حسین علی، مولوی خلیل احمد اور اسماعیل دہلوی کو گستاخ کہنے کے لئے تیار ہے؟ ہرگز نہیں تو جیسے مرزا قادیانی کا کوئی ماننے والا یہ کہے کہ میں گستاخ ختم نبوت بھی نہیں ہوں مگر قادیانی کو اچھا جانتا ہوں ایسے ہی کوئی ذمہ دار تبلیغی شانِ مصطفیٰ میں خود گستاخی نہ کرے اور مذکورہ مولویوں کو اپنا رہبر بھی مانے تو ہم اس کا ساتھ دینے کو ہرگز تیار نہیں ہیں۔اگر تبلیغی جماعت والے واقعی دین کی خدمت کے دعوی میں سچے ہیں تو ان گستاخان خدا اور رسول کو کافر مانیں اور ان کا دامن چھوڑ دیں۔یہ کمال تماشا ہے کہ انہیں کی گستاخیاں بھی کریں اور اسی خدا کے بندے اور رسول کے محب بھی کہلائیں۔

اہل سنت ہوشیار باش :۔

اے سنیو! مذکورہ بالا عقائد رکھنے والے مولویوں کو اپنا رہبر ماننے والے یہ تبلیغی کبھی بھی خدا اور رسول کے مخلص نہیں ہو سکتے۔ایسے لوگ بس بھولے بھالے سنیو کو پھنسانے کے لئے دین کے نام کا جال لئے پھرتے ہیں ان کو اپنی مساجد میں دین کے نام پر بٹھانے سے ثواب نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں جرم ہوگا۔

کوئی مہر، کوئی چوہدری، کوئی نمبردار یا کوئی بھی محترم یہ سمجھے کہ یار یہ دین کا کام کرتے ہیں، قرآن کا نام لیتے ہیں اس لیے بیٹھنے دیں تو اس محترم سے گذارش ہے کہ جماعت والوں سے پوچھے کہ تھانوی کو جانتے ہو اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے وہ کیسا عالم تھا تو پھر پتہ چل جائے گا کہ اس گستاخ کی تعریف میں یہ لوگ کتنے پل باندھتے ہیں۔تو جو بارگاہ رسول کے گستاخ کی تعریف کرے اسے کیسے مخلص دین مانا جائے؟ اور تھانوی کے

حامی مولویوں نے جو اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ کی توہین کی ہے۔ان مولویوں کو اپنا رہبر ماننے والوں کو، اگر پناہ دی گئی تو یقیناً اللہ اور اس کا رسول راضی نہیں ہوں گے! اگر وہ لوگ شاطر ہو کر انکاری ہو جائیں کہ ہم ان کو نہیں جانتے، تو یہ ان کا تقیہ ہوگا، وہ اس وقت جھوٹ بول رہے ہوں گے، اب ان سے مطالبہ کیا جائے، کہ جاؤ اور جلدی سے اپنے مرکز سے ایک ایک مذکورہ گستاخ مولوی کا نام لکھوا کر لاؤ کہ گستاخ خدا اور رسول ہونے کی وجہ سے وہ ہمارے رہبر نہیں ہیں۔ہم ان کو اس جرم عظیم کی وجہ سے گستاخ مانتے ہیں تو پھر یقین ہو کہ یہ لوگ اللہ، اس کے رسول اور دین سے مخلص ہیں۔مگر تجربہ یہ ہے کہ قیامت تو آسکتی ہے مگر ان کے مراکز ان گستاخ مولویوں کو مجرم نہیں کہیں گے۔ہاں مخلص ہیں تو کریں ہمت ہمیں انتظار رہے گا۔

تبلیغی جماعت کی دین سے وفاداری یا غداری

مورخہ 19 جنوری 2001ء بروز جمعۃ المبارک کو عصر کی نماز کے بعد جامع مسجد غوثیہ بستی رضا آباد نزد پل اصطبل میں یہ قوم دین کے نام پر گشت کرتی ہوئی پہنچی ان دنوں اس مسجد مذکور کی امامت وخطابت کی ذمہ داری میری تھی۔مسجد میں بیٹھے ہوئے تبلیغی جماعت کا امیر درس دے رہا تھا اسی دن کی صبح ہی کو میں نے اپنی تالیف ''تبلیغی مبلغ یا خاموش قاتل'' کو تحریر کرنا شروع کیا تھا اس سلسلہ میں الماری سے تجلی دیوبند ۵۷ء کے دو پرچے تلاش کرتے کرتے مبلغ کی زبان سے یہ جملے سنے کہ بھائیو! ''اللہ کے نبی نے ابتدائی تیرہ سال صرف لا الہ الا اللہ پڑھایا اور جب چودھواں سال شروع ہوا تو ساتھ محمد رسول اللہ پڑھانا شروع کیا'' یہ سنتے ہی میں نے سب کام ٹھپ کیا اور مُبلغ علم کے مُبلّغ کو ٹوکتے ہوئے کہا کہ جو تو نے گل کھلانے تھے کھلا لیے اب میں درس دیتا ہوں آپ سنیں تو معصوم بیچارے بولے کہ ٹھیک ہے۔میں نے پیار بھرے لہجہ میں کہا کہ جناب آپ کا بیان کردہ جملہ کم علمی کی بنا پر ہے لہذا آئندہ کے لئے درستی فرمالیں۔یہ فرمائیں کہ کسی کافر کے

مسلمان ہونے کے لیے ابتدائی شرط کیا ہے۔امیر صاحب جو درس دے رہے تھے بولے کہ کلمہ پڑھنا، اس پر میں نے پوچھا کہ کیسے؟ تو انہوں نے پڑھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اب پھر میں نے سمجھانے ہی کے انداز میں کہا کہ ابھی آپ فرمارہے تھے کہ نبی پاک نے ابتدائی تیرہ سال صرف لا الہ الا اللہ پڑھایا اور چودھویں سال سے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھانا شروع کیا تو بتلائیے کہ مذکورہ ابتدائی تیرہ سال میں جو لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے جن میں خلیفہ بلافصل سیدنا صدیق اکبر، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہم کی ذوات مقدسہ بھی آتی ہیں کیا خیال ہے انہوں نے ادھورا کلمہ پڑھا تھا؟ تو سمجھنا اور سوچنا ان کے نصیب میں کہاں تھا تیخ پا ہو گئے اور بولے کہ حضرت! جو مرکز نے ہمیں پڑھایا ہے ہم نے وہی بیان کیا ہے میں نے کہا کہ: ''جیسے تم جاہل ایسے ہی تمہارا مرکز'' اب توں توں اور میں میں ہی میں بات تھانوی پہ آ گئی تو حفظ الایمان کی معروف گستاخانہ عبارت اور الامداد کی کلمہ اور درود میں تھانوی کے نام والی عبارت پہ گفتگو کے لئے 26 جنوری بروز جمعۃ المبارک فوراً بعد از عصر کا وقت مقرر ہو گیا جس میں ابتداءً دیوبندیوں نے اپنی ہی طے کردہ شرائط کے مطابق یہ ثابت کرنا تھا کہ یہ عبارات ہماری کتابوں میں ہیں ہی نہیں، گفتگو کے روز استاذ العلماء علامہ عبدالحمید صاحب چشتی، علامہ مفتی محمد اصغر علی رضوی، مولانا محمد صدیق سعیدی، مولانا محمد اسحاق چشتی، محترم محمد عامر حسینی اور دوسرے قرب وجوار کے علماء کے علاوہ علاقہ بھر کی عوام سے مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔بندہ نے ابتدائی تقریر میں اصل کتابوں سے حوالہ جات دکھائے۔مدمقابل مولوی امجد علی دیوبندی نے جواباً کہا کہ ہماری نظر سے ایک حفظ الایمان ایسی گذری ہے کہ جس میں یہ عبارت نہیں ہے لہذا میرے مدمقابل جھوٹ بول رہے ہیں۔میں نے پھر اپنی باری میں وہ کتاب مانگی مگر کہنے لگے کہ ہمیں اس وقت وہ کتاب مل نہیں سکی پھر لائیں گے اور دکھا

دیں گے میں نے حفظ الایمان کی عبارت کو بے غبار ثابت کرنے کے لئے جو دیوبندیوں نے کتابیں تحریر کی ہیں وہ دکھانے کے ساتھ ہی کہا کہ اگر یہ عبارت حفظ الایمان میں نہیں تھی اور بقول آپ کے میں جھوٹ بول رہا ہوں تو ان مولوی صاحبان کو عبارت مذکورہ بے غبار ثابت کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس پر مولوی امجد علی صاحب سے کوئی جواب نہ بن سکا تو اپنی دوسری ہی تقریر میں پورے مجمع کے سامنے اقرار کرلیا کہ "یہ گستاخانہ عبارات ہماری کتابوں میں موجود ہیں" اس کے ساتھ ہی میں نے اپنی تیسری اور آخری تقریر میں کہا کہ لو مولوی جی مان گئے یہ عبارات گستاخانہ بھی ہیں اور ہماری کتابوں میں بھی موجود ہیں جس پر عوام اہل سنت اور بالخصوص سنی تحریک خانیوال کے ساتھیوں نے زبردست نعرہ بازی کی میں نے انہیں نعرہ بازی سے روکتے ہوئے شیخ القرآن والحدیث علامہ مفتی محمد عبدالحمید چشتی صاحب کو دعوت خطاب دی انہوں نے مختصر وقت میں نہایت مدلل اور باکمال خطاب فرمایا۔ دیوبندی بھی قبلہ چشتی صاحب کا خطاب سنتے رہے پھر ہم بارگاہ مصطفیٰ کریم میں ہدیہ درودوسلام پیش کررہے تھے اور تبلیغی دم دبا کر بھاگ رہے تھے (اس پوری گفتگو کی کیسٹ اور ابتدائی مشترکہ تحریر بھی مل سکتی ہے) اب ذرا سوچئے کہ یہ لوگ ایسی تبلیغ کرتے ہیں کہ جس میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ذوات مقدسہ بھی محفوظ نہ رہیں اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہ بھی من گھڑت انتساب ہو تو یہ دین کی خدمت ہے یا دین سے غداری ہے؟

اب ذیل میں یہ بھی ملاحظہ فرمالیجئے کہ اس قوم نے قرآن مقدس سے کیا سلوک کیا ہے!

توجہ طلب اہم انکشاف:۔

تابش مہدی مدیر "الایمان" دیوبند اپنی تصنیف "تبلیغی نصاب ایک مطالعہ" میں لکھتے ہیں کہ:۔ ایک بار میں نے تبلیغی نصاب کے مصنف محترم شیخ الحدیث صاحب کی زندگی

میں ہی پندرہ روزہ اخبار "اجتماع" میں تبلیغی نصاب کے تعلق سے ایک مضمون لکھا تھا جس میں میں نے بڑے دردمندانہ انداز میں اس کی بعض خامیوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ بتایا کہ تھا کہ تبلیغی جماعت والے اس کتاب کو قرآن وحدیث پر بھی عملاً فوقیت دیتے ہیں۔ میرا یہ مضمون پڑھ کر مہاراشٹر کے ضلع ناندیر کے ایک تبلیغی بھائی نے نہایت پر غضب خط لکھا جس کی چند سطور یہ بھی تھیں:۔

"مسٹر تابش: ہداکم اللہ۔ اخبار "اجتماع" میں آپ کا مضمون پڑھا آپ نے اس میں لکھا ہے کہ تبلیغی جماعت والے تبلیغی نصاب کو قرآن پر فوقیت دیتے ہیں اول تو ایسا ہے نہیں اور اگر ہے بھی تو کیا حرج کی بات ہے قرآن تو صرف قرآن ہے اس سے ایک ہی طرف کی بات معلوم ہوگی مگر تبلیغی نصاب میں قرآن بھی ہے احادیث بھی ہیں اور اقوال بزرگان دین بھی ہیں جس سے بیک وقت تین طرح کی رہنمائی مل جاتی ہے"

(تبلیغی نصاب ایک مطالعہ صفحہ ۱۵ حلیم بک ڈپو ۲/۸۱/۷۱ حوض سوئیوالان نئی دہلی ۲)

تبلیغی نصاب قرآن سے افضل، دوسری گواہی

اپنے عہد کے ہردلعزیز دیوبندی خطیب وعالم دین حضرت مولانا ابولوفا صاحب شاہجہانپوری (سابق ناظم شعبہ تبلیغ دارالعلوم دیوبند ورکن شوریٰ جمعیۃ علماء ہند) نے ٹیہا ضلع الہ آباد کے ایک جلسہ میں (جوئی یا جون ۷۱ء میں منعقد ہوا تھا) کامل ایک گھنٹہ تبلیغی جماعت کی اس روش پر گفتگو فرمائی تھی کہ یہ لوگ تبلیغی نصاب کو قرآن سے بھی زیادہ اہمیت دیتے ہیں جس پر وہاں کے بہت سے تبلیغی مولانا کے بدترین مخالف بھی ہو گئے تھے۔ اس تقریر کو مئو آئمہ، سیوایت، باگی اور ٹیہا وغیرہ کے سینکڑوں افراد نے سنا ہے اور اب تک ان کی یاد داشت کے ٹیپ ریکارڈ میں محفوظ ہے۔

(تبلیغی نصاب ایک مطالعہ صفحہ ۱۸)

مرکز دیوبند کی حالت زار

نہیں معلوم کہ بے چارے تابش مہدی کا رونا، دھونا کام آیا کہ نہیں! لکھتے ہیں:۔

"آپ ملک کی کسی بھی مسجد میں چلے جائیں وہاں لوگ آپ کو صبح وشام تبلیغی نصاب ہی کی تلاوت کرتے ہوئے ملیں گے یہاں تک کہ دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم الشان دینی یونیورسٹی کی مسجد میں بھی نمازوں کے بعد تبلیغی نصاب ہی کی خواندگی ہوتی ہے درس قرآن وحدیث کا نام ونشان نہیں ملے گا اور اگر کوئی شامت کا مارا درس قرآن وحدیث کی بات بھی کردے تو فوراً اسے گمراہ اور نیچری تصور کیا جانے لگے گا" (تبلیغی نصاب ایک مطالعہ صفحہ ۱۵)

آیت قرآنی کا غیر بیّن انکار

مولوی اشرف علی تھانوی کے ممتاز ترین خلیفہ سید حامد حسین (خانقاہ تھانہ بھون) لکھتے ہیں کہ: "قرآن کریم میں فرمانِ الٰہی ہے کہ "ہم نے دین اُتارا ہے اور ہم اُس کے محافظ ہیں" جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شمع ہدایت روشن فرمائی تھی، تبلیغ والے اس بات کے قائل ہیں کہ وہ شمعِ ہدایت بجھ گئی تھی۔ عرصہ تک اندھیرا رہا۔ اب پھر سے وہ شمع مولانا الیاس صاحب نے روشن فرمائی، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں وعدہ فرمایا ہے کہ "ہم دین کے محافظ ہیں" تبلیغ والے اس کے قائل ہیں کہ وہ شمعِ ہدایت جو جناب رسولِ خدا نے روشن فرمائی تھی وہ بجھ گئی تھی گویا کہ تبلیغ والے اس آیتِ قرآنی کا انکار غیر بیّن کر رہے ہیں۔ آیتِ قرآنی کا انکار غیر بیّن بھی سخت گمراہی ہے۔

(صدر تبلیغی جماعت کو تبرّے اور مناظرے کا شوق صفحہ ۱۲۔ تبلیغی نصاب ایک مطالعہ صفحہ ۱۸)

پاکیزہ ادوار کی توہین

قارئین محترم! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ تبلیغی جماعت والوں کے ذہن میں شمع ہدایت جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روشن کی تھی، وہ بجھ گئی اور ان کی جماعت کے

بانی نے پھر سے روشن کی العیاذ باللہ اسی طرز کا ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائیے اور سوچئے کہ یہ ظالم شخص کس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مقدس کے وہ واقعات جو سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور معجزات سے مترشح ہیں یہ شخص ان عظیم واقعات کو گنوا کر ان کے متعلق لکھتا ہے کہ:

"آج سے تقریباً ساڑھے تیرہ سو سال قبل جب دنیا کفر وضلالت، جہالت وسفاہت کی تاریکیوں میں گھری ہوئی تھی۔ بطحا کی سنگ لاخ پہاڑیوں سے رشد وہدایت کا ماہتاب نمودار ہوا اور مشرق ومغرب، شمال وجنوب غرض دنیا کے ہر ہر گوشہ کو اپنے نور سے منور کیا اور ۲۳ سال کے قلیل عرصہ میں بنی نوع انسان کو اس معراج ترقی پر پہنچایا کہ تاریخ عالم اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے اور رشد وہدایت، صلاح وفلاح کی وہ مشعل مسلمانوں کے ہاتھ میں دی جس کی روشنی میں ہمیشہ شاہراہ ترقی پر گامزن رہے اور صدیوں اس شان وشوکت سے دنیا پر حکومت کی کہ ہر مخالف قوت کو ٹکرا کر پاش پاش ہونا پڑا یہ ایک حقیقت ہے جو نا قابل انکار ہے لیکن پھر بھی ایک پارینہ داستان ہے جس کا بار بار دہرایا جانا، تسلی بخش ہے اور نہ کارآمد اور مفید، جب کہ موجودہ مشاہدات اور واقعات خود ہماری سابقہ زندگی اور ہمارے اسلاف کے کارناموں پر بدنما داغ لگا رہے ہیں۔" (تبلیغی نصاب صفحہ ۸۴۵)

(مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج صفحہ ۳ از احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی)

تبصرہ:۔ یہ لوگ اپنے مولویوں کے حالات اور ان کی داستانوں کو بیان کرتے کرتے بھی نہیں تھکتے، کتابوں کی کتابیں لکھے جارہے ہیں فلاں کے حالات، فلاں کی کرامات، فلاں کے واقعات مگر کمالات نبوی کے بارے لکھیں کہ "لیکن پھر بھی ایک پارینہ داستان ہے جس کا بار بار دہرایا جانا، تسلی بخش ہے اور نہ کارآمد اور مفید" یہ کتنی دیدہ دلیری اور پاکیزہ ادوار کی گستاخی ہے!

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

قائد تبلیغی جماعت مولوی انعام اور توہین صحابہ کرام

تھانوی کے خلیفہ کے احساسات:۔

''اگر حضرت انعام صاحب (تبلیغی جماعت کے موجودہ حضرت جی) کی بابت کوئی نالائق شخص یہ کہدے کہ یہ عالم نہیں ہیں تو بہت برا مائیں گے قانون یہ ہے کہ واسطے بڑھنے سے کمزوری پیدا ہوجاتی ہے وہ حدیث جس میں زیادہ واسطے ہوں اس حدیث سے کمزور مانی جاتی ہے جس میں واسطے کم ہوں۔ لہٰذا وہ حضرات جو جناب نبی کے براہِ راست شاگرد تھے، ان کا علم اور اُن کی دینداری جناب نبی کے بالواسطہ شاگردوں سے بدرجہا اعلیٰ وافضل ہے۔ مولانا انعام کو تبرے میں بھی کمال حاصل ہے۔ جناب رسول اللہ کے براہِ راست شاگردوں کے لئے مولانا انعام صاحب ارقام فرماتے ہیں جو درج ذیل ہے:۔

''صحابہ کرام کی تعداد چارلاکھ کے قریب تھی وہ سب کے سب پورے دین کے عالم نہ تھے''

مولانا انعام صاحب کی مندرجہ بالا عبارت پوری تبرے بازی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے براہِ راست شاگرد اگر پورے دین کے عالم نہ تھے تو اس حساب سے جناب رسولِ خدا کے بالواسطہ شاگردوں کے عالم ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔''

(تبلیغی نصاب ایک مطالعہ صفحہ ۱۶ ، صدر تبلیغی جماعت کو تبرے اور مناظرے کا شوق صفحہ ۸)

غوث الوریٰ اور خواجہ ہند کی گستاخی

تھانوی کے خلیفہ ہی کی زبانی پڑھیے:۔

''مساجد میں کسی امام یا مقتدی نے اگر مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی تصنیف سنانا شروع کردی تو تبلیغ والے اُسے چھین کر پھینک دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تبلیغی نصاب کے علاوہ کوئی کتاب نہیں سُنائی جاسکتی۔ مولانا انعام صاحب نے تبلیغ والوں کو بے ادبی کی تعلیم دی ہے چنانچہ تبلیغ والے اکثر اولیاء اللہ کی جلیل القدر ہستیوں پر زبر

دست حملے کرتے ہیں اگر کسی مسجد کا کوئی امام یا مقتدی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کے ملفوظاتِ اطہر سُنانے بیٹھ جاتا ہے تو تبلیغ والے ہاتھ سے چھین کر پھینک دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ اندھیرے دور کا شخص تھا اس کو دین کی تمیز نہیں تھی'' العیاذ باللہ مولانا انعام صاحب نے تبلیغ والوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ شمعِ ہدایت جو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روشن فرمائی تھی کچھ دنوں کے بعد وہ بجھ گئی، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ اور سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی ؒ وغیرہ اولیاء اللہ کی شان میں زبردست گستاخیاں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب اندھیرے دور کے لوگ تھے ان کو دین کی کیا تمیز اور کہتے ہیں شمعِ ہدایت مولانا الیاس صاحب ؒ نے روشن کی مولانا الیاس صاحب سے پہلے اندھیرا تھا مولانا انعام صاحب جو یہ تعلیم دیتے ہیں تو اُن کی یہ تعلیم گمراہ کن ہے۔ کیونکہ شمعِ ہدایت نبی ہی روشن کرسکتے ہیں اور چونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخرالزماں ہیں، اُن کے بعد کوئی نبی آنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوسکتا اس لئے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے دین کی حفاظت اپنے ذمہ لے لی ہے۔''

(تبلیغی نصاب ایک مطالعہ صفحہ ۱۷ ، صدر تبلیغی کو تبرے اور مناظرے کا شوق صفحہ ۱۱)

تبصرہ :۔ قارئین کرام!

☆...... آپ یہ بھی پڑھ چکے ہیں کہ:۔

''نبی کریم کی روشن کی ہوئی شمعِ ہدایت بجھ گئی تھی۔ عرصہ تک اندھیرا رہا''

☆...... اسی طرح کارنامہ ہائے نبی آخرالزماں کے متعلق کہ:۔

''ایک پارینہ داستان ہے جس کا بار بار دہرایا جانا، تسلی بخش ہے اور نہ کارآمد اور مفید''

☆...... اور یہ بھی پڑھا کہ:۔

''صحابہ کرام کی تعداد چارلاکھ کے قریب تھی وہ سب کے سب پورے دین کے عالم نہ تھے''

☆...... اور یہ بھی کہ:۔

''حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ وغیرہ اولیاء اللہ یہ سب اندھیرے دور کے لوگ تھے ان کو دین کی کیا تمیز''

خدارا! اب تو سوچئے کہ جن لوگوں کی کتابوں میں اس حد تک کی گفتگو ہے کہ جس میں نہ نبی کی عزت محفوظ، نہ صحابہ کی شان محفوظ، نہ اولیاء کا مقام محفوظ اور نہ قرآن کی قدر شناسی یہ لوگ کیسے دین سے مخلص ہو سکتے ہیں۔ واقعی یہ ڈھونگ رچا کر کسی مشن کو پورا کرنے میں مصروف ہیں اور عوام بے چاری سمجھتی ہے کہ دین کی خدمت ہو رہی ہے۔ دراصل یہ لوگ دین کے نام پر لوگوں کو جمع کر کے بیرونی امداد وصول کرتے ہیں۔ جس کے لئے ان کے گھر ہی کی کتاب مکالمۃ الصدرین مطبوعہ دارالاشاعت دیوبند ضلع سہارنپور کا صفحہ ۸ ملاحظہ فرمائیں جس پر خود دیوبندیوں نے ہی تبلیغی جماعت کو حکومت کی جانب سے گرانٹ ملنے کی خبر تحریر فرمائی ہے۔

''تبلیغی نصاب'' کے تقدس کی پاسداری

جس قوم نے قرآن کے ناموس کا خیال نہیں رکھا ذرا ان کی طرف سے ''تبلیغی نصاب'' کے تقدس کی پاسداری دیکھئے، تابش مہدی لکھتے ہیں کہ:۔

مدینہ بک ڈپو دہلی پر عتاب:۔

بڑی ہمت کر کے دہلی کے ایک کتب خانہ (مدینہ بک ڈپو جو حلقہ تبلیغ ہی سے تعلق رکھتا ہے) نے ازراہ خلوص ایک معتبر عالمِ دین سے تبلیغی نصاب پر کچھ ضروری حواشی (فٹ نوٹس) لگوا دیئے اور بعض اسقام کی نشاندہی کرا کے شائع کرا دی تو اس کے خلاف ہمارے مرکز تبلیغ نے ایک پرشور مہم چلا دی، اس کا مکتبہ ٹھپ کرانے کا تہیہ کر لیا اور ایک پوسٹر شائع کیا جس میں لکھا کہ لوگ مدینہ بک ڈپو سے شائع ہونے والا تبلیغی نصاب ہرگز نہ پڑھیں جہاں پائیں اسے غرق دریا کر دیں قارئین وہ پوسٹر من وعن ملاحظہ فرمائیں اور انصاف کے

ساتھ بتائیں کیا اس بک ڈپو کی محنت وخلوص کا صلہ اُسے یہی ملنا چاہیے تھا۔

مسلمانانِ عالم کے نام اپیل

تبلیغی نصاب محشیٰ مطبوعہ مدینہ بک ڈپو کو میں نے لفظاً لفظاً پڑھا، اس محشی ''متعصب'' نے ثابت کیا ہے کہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا العلامہ امام غزالی عالم اسلام کے مشہور محدث وفقیہ علم حدیث نہیں جانتے تھے اور تبلیغی نصاب کے مؤلف حضرت الحاج مولانا الحافظ الحدیث محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث دامت برکاتہم کو فہمِ حدیث نہیں ہے اور تبلیغی نصاب کی احادیث موضوع ہیں وغیرہ لہٰذا میں مسلمانانِ عالم سے مؤدبانہ التماس کرتا ہوں کہ تبلیغی نصاب محشیٰ (مدینہ بک ڈپو) کو نہ پڑھیں اور نہ دوسروں کو مطالعہ کرنے دیں کیونکہ اس کے حواشی کے پڑھنے سے گمراہ ہونے کا یقینی خطرہ ہے اور علماء اسلام سے اور احادیث سے بد ظن ہونے کا اندیشہ ہے کیونکہ محشیِ ایک ''طفل مکتب'' ہے اور عربی اور حدیث سے بالکل ناواقف ہے صرف مدینہ بک ڈپو سے حاشیہ کی رقم وصول کرنے کے لئے اُس نے اُن کو اندرونی نقصان پہنچایا ہے مجھے امید ہے کہ مسلمانانِ عالم میری اپیل پر عمل کرتے ہوئے اس ایڈیشن کو غرق دریا کر دیں گے۔ اور اس سے پرہیز کریں گے۔ فقط

مولوی دین محمد خطیب میواتی، مولوی جمیل احمد الیاسی

خطیب مسجد کرزن روڈ نئی دہلی''

قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ یہ اشتہار کس درجہ چراغ پائی کے عالم میں سپرد قلم کیا گیا ہے محشیِ بیچارے کو متعصب تک کے لقب سے نواز دیا گیا ہے اور اس کی اچھی خاصی کوشش کو محض طفلِ مکتب کہہ کر نظر انداز کر دیا''

حالانکہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ محشیٰ تبلیغی نصاب کو حضرت شیخ الحدیث صاحب اور ملک کے دوسرے معتبر علماء کی خدمت میں پیش کیا جاتا، تاکہ وہ اس کے حسن وقبح کا علمی

جائزہ لے کر محشی کی بھی رہنمائی فرماتے، اور مؤلف کی بھی۔ اس لئے کہ مؤلفِ کتاب بھی بہر حال ایک انسان تھے اور ان سے بھی خطائیں اور لغزشیں ممکن ہیں۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ محشی بقول مشتہرین واقعی طفلِ مکتب ہوگا لیکن دیکھنے کی بات تو یہ تھی کہ اس کی بات کس حد تک درست و نادرست ہے۔ نہ یہ کہ اس کے مبلغ علم کا حدود اربعہ بیان کیا جائے۔ اہل علم کا ہمیشہ سے اصول یہ رہا ہے کہ وہ کبھی بھی اس بات کو قابل التفات نہیں گردانتے کہ بات کس نے کہی ہے بلکہ ان کی ساری کی ساری توجہ صرف اور صرف اس بات پر مرکوز ہوتی ہے کہ بات کیا ہے اور کس انداز سے کہی گئی۔ اگر مشتہرینِ گرامی قدر کی تحریر کے مطابق اس بات کو معیار بنالیا جائے کہ بات اسی کی سنی جائے گی جو مستند عالم اور محدث ہو تو پھر تبلیغی جماعت کا کام ایک دن بھی نہ چل سکے گا اس لئے کہ اس کام کا تمام تر انحصار ان پڑھوں پر ہی ہے پڑھے لکھے لوگ تو خال خال ہی مل سکیں گے۔ خود مشتہرین باتمکین بھی اپنے اس چھوٹے سے اشتہار کے ذریعہ اپنا عالم ہونا نہیں ثابت کر سکے۔ ایک سطر بھی تو سلیقہ کی نہیں۔

(تبلیغی نصاب ایک مطالعہ صفحہ ۲۱،۲۲،۲۳)

تبصرہ :۔ قارئین کرام! دیکھئے "تبلیغی نصاب" میں غلطیوں کی دوری اور نشاندھی کے لئے یہ محنت بھی خود دیوبندیوں نے کی مگر تبلیغ والوں کو گوارا نہ ہوئی اور یوں سمجھا کہ یہ "تبلیغی نصاب" کتاب کی شان کے خلاف ہے کہ اس کی غلطیوں کی نشاندہی کی جائے۔ مگر افسوس صد افسوس! جو منزہ مبرہ اور لاریب کتاب قرآن مقدس ہے اس کے متعلق اس تبلیغی جماعت کے فرقہ دیوبندی کے عالم مولوی انور شاہ کشمیری شیخ الحدیث دیوبند کی سنئے :۔

قُلْتُ :یَلْزَمُ عَلٰی هٰذَا لِمَذْهَبَ اَنْ یَّکُوْنَ الْقُرْاٰنُ اَیْضًا مُحَرَّفًا ،فَاِنَّ التَّحْرِیْفَ الْمَعْنَوِیَّ غَیْرُ قَلِیْلٍ فِیْهِ اَیْضًا، وَالَّذِیْ تَحَقَّقَ عِنْدِیْ اَنَّ التَّحْرِیْفَ فِیْهِ لَفْظِیٌّ"

اَیْضًا ، اِمَّا اَنَّهٗ عَنْ عَمَدٍ مِنْهُمْ اَوْلِمَغْلَطَةٍ ، فَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِهٖ

فیض الباری علی صحیح البخاری

کتاب الشہادات جز ۳ صفحہ ۳۹۵ مکتبہ دار الفکر الاسلامی اردو بازار لاہور

محترم ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی صاحب
کا عبارت بالا پہ ایک دیوبندی سے تحریری مناظرہ

اور دیوبندی مولوی کو عبرت ناک شکست کا سامنا

محترم ڈاکٹر صاحب نے فیض الباری جلد تیسری کا صفحہ ۳۹۵ فوٹوسٹیٹ کرواکر ایک دیوبندی کو دیا پھر اس بیچارے کو جو پاپڑ بیلنے پڑے وہ قبلہ ڈاکٹر صاحب کے جواب سے ہی معلوم ہو جائیں گے۔

دیوبندی مولوی کی تاویلات

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہم قَالَ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ کَیْفَ تَسْئَلُوْنَ اَهْلَ الْکِتَابِ وَکِتَابُکُمُ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلٰی نَبِیِّهٖ اَحْدَثُ الْاَخْبَارِ بِاللّٰهِ تَقْرَءُوْنَهٗ لَمْ یُشَبْ (وَقَدْ حَدَّثَکُمُ اللّٰهُ اَنَّ اَهْلَ الْکِتَابِ بَدَّلُوْا مَا کَتَبَ اللّٰهُ وَغَیَّرُوْا بِاَیْدِیْهِمُ الْکِتَابَ فَقَالُوْا هُوَ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ لِیَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا) اَفَلَا یَنْهَاکُمْ مَا جَاءَکُمْ مِّنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْئَالَةِ وَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَیْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ یَسْئَلُکُمْ عَنِ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلَیْکُمْ ۔ (بخاری صفحہ ۳۲۹ جلد ا صفحہ ۱۰۹۴ جلد ۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اہل کتاب نے اپنی کتب سماویہ میں تحریف کی اور ان کو بدل دیا جیسا کہ مذکورہ حدیث سے ظاہر ہے۔ پھر علماء میں اختلاف ہوا کہ اہل کتاب نے جو اپنی کتاب میں تحریف کی وہ لفظی تھی یا معنوی بعض علماء معنوی

تحریف کے ساتھ لفظی تحریف کے بھی قائل ہیں اور بعض علماء صرف تحریف معنوی کے قائل ہیں۔ تو اس پر علامہ انور شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اگر صرف تحریف معنوی کا قول کیا جائے تو یہ صحیح نہیں کیونکہ تحریف معنوی تو کافر قوموں نے قرآن پاک میں بھی کی کہ آیات کا معنیٰ و مطلب اپنے مطلب کے مطابق بیان کر لیا اور والذی تحقق عندی سے پہلی کتب سماویہ میں تحریف کے متعلق فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک زیادہ محقق یہ ہے کہ ان کتب سابقہ میں تحریف لفظی ہوئی ہے اور والذی عندی ان التحریف فیہ میں "فیہ" کی ضمیر سے مراد پہلی کتب ہیں نہ کہ قرآن پاک کیونکہ اگر "فیـــــہ" کی ضمیر کو قرآن کی طرف لوٹایا جائے تو یہ صحیح نہیں چونکہ آگے "منھم" کی ضمیر کتب سابقہ کی طرف راجع ہے۔ یہ قرینہ ہے کہ فیہ کی ضمیر کا مرجع بھی کتب سماویہ ہیں نہ کہ قرآن مجید۔ یہ شرارت سب سے پہلے مودودی نے کی اس کے بعد یہ شرارتی لوگ اس کو اچھالتے رہتے ہیں۔ اللہ ان کے شر سے ہم سب کو محفوظ فرمائے۔ آمین

جواب الجواب از جناب ڈاکٹر صاحب

جناب مولوی محمد ایوب حسینی بہاولپوری صاحب (دستخط سے تمہارا نام ایوب ہی معلوم ہوا)

سلام مسنون!

مولوی انور شاہ کشمیری کی فیض الباری جلد۳ صفحہ۳۹۵ کی عبارت مع لفظ بہ لفظ ترجمہ حاضرِ خدمت ہے:۔

و اعلم ان فی التحریف ثلاثة مذاهب. ذهب جماعة الی ان
اور جان لو یہ کہ تحریف میں تین مذہب (ہیں) گئی ایک جماعت اس طرف کہ
التحریف فی الکتب السماویه قد وقع بکل نحو فی اللفظ والمعنی جمیعا
تحریف بیچ آسمانی کتابوں کے بیشک ہوئی ہر طرح سے بیچ لفظ اور معنی دونوں کے
وهوالذی مال أليه ابن حزم. وذهب جماعة الی ان التحریف

اور وہ وہی جماعت ہے کہ مائل ہوا اُس کی طرف ابن حزم اور گئی ایک جماعت اس طرف کہ تحریف
قلیل و لعل الحافظ ابن تیمیة جنح الیه. و ذهب جماعة الی انکار
تھوڑی ہے اور غالباً حافظ ابن تیمیہ جھکے اِس طرف اور گئی ایک جماعت طرف انکارِ
التحریف اللفظی رأسا فالتحریف عندهم کله معنوی.
تحریفِ لفظی کے سرے سے تو تحریف نزدیک اُن کے ساری معنوی ہے۔
قلت: یلزم علی هذاا لمذهب ان یکون القرآن ایضاً محرفاً،
میں (انور شاہ) کہتا ہوں۔ لازم آتا ہے اُوپر اس مذہب کے کہ ہو قرآن بھی تحریف شدہ
فان التحریف المعنوی غیر قلیلٍ فیه ایضاً، والذی
کیونکہ بیشک تحریف معنوی نہیں ہے تھوڑی اس میں بھی اور جو بات
تحقق عندی ؛ ان التحریف فیه لفظی ایضاً، اما انه
ثابت ہے میرے نزدیک یہ ہے کہ تحریف ہے اس میں لفظی بھی تاہم یہ جو ہے
عن عمد منهم اولمغلطةٍ، فالله تعالی اعلم به
ارادے سے ہے اُن کے (صحابہ کے) یا مغالطے سے ہے پس اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے یہ بات

مجھے افسوس ہے کہ ہمارے شہر میں تمام دیوبندی (مدرس و مناظر) یہ عُقدہ حل کرنے سے قاصر رہے۔ ٹیلیفون پر ملتان میں مولوی امین صفدر صاحب سے رابطہ کیا گیا۔ انہوں نے عبارت کو برحق قرار دیا۔ مگر تحریری وضاحت سے قاصر رہے۔ عجب نہیں کہ انہیں یہی صدمہ لے گیا ہو۔ ان کے شاگرد نے اُن کی دی ہوئی تعلیم سے جو جواب بھیجا ہے اُس کے نیچے دستخط سے محمد ایوب لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے جو صاف طور پر پڑھا نہیں جاتا۔ بہرحال کسے باشد جواب سے عاجزی جہالت اور دھوکہ دہی کی مجرمانہ کوشش صاف صاف نمایاں ہے۔ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ " آخری فِیْہِ (اس میں) ضمیر کا مرجع قرآن نہیں ہے بلکہ

اس کا مرجع کتبِ سماویہ ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آخری سطر کا مِنھُمْ بھی کتب سماویہ کی طرف لوٹ رہا ہے۔''

جناب مناظر صاحب! آپ کے اس جہالت بھرے پُر دھوکہ جواب پر میری طرف سے سرِ دست چند سوال حاضرِ خدمت ہیں۔

ا۔ قُلْتُ ۔ کہ بعد انور شاہ کشمیری کا سارا کلام قرآن مجید کو محرف (تحریف شدہ) ثابت کرنے کے لئے ہے اس میں دوبار فِیْہِ (اس میں) آیا ہے۔ دونوں بار اس کا مطلب ہے (قرآن میں) آپ نے پہلی بار اس کا وہی مطلب لکھا ہے جو ہم نے لکھا۔ دوسری بار فیہ (اس میں) کا مطلب (کتب سماویہ میں) کہاں سے بن گیا؟

۲۔ فیہ (اس میں) کی ضمیر واحد مذکر ہے۔ اس کا قریبی مرجع قرآن ہے جو واحد بھی ہے اور قریبی بھی۔ ضمیر واحد ہے تو اُس کے لئے قریبی واحد مرجع کو لینا اصول کے مطابق تھا۔ قریبی کو چھوڑ کر دُور کے جمع کو مرجع بنانا کس اصول کی رُو سے ہے؟ (اگر کوئی قاعدہ واصول نہ ہو تو جس ضمیر کا جو چاہے مرجع بنالیا جائے اس طرح کی من مانی اپنے اندھے پیروکاروں کو تو خوش کرسکتی ہے۔ اہلِ علم تو اصول پوچھتے رہیں گے)

۳۔ من مانی سے دوسرے فیہ (اس میں) کا مرجع (کتب سماویہ) کو قرار دے کر (قرآن) کو خارج کرنے کا مطلب یہی ہے کہ قرآن مجید آپ کے نزدیک آسمانی کتاب نہیں ہے۔ حالانکہ یہ نظریہ غیر اسلامی ہے۔ (کتب سماویہ) سے (قرآن) کو خارج کرنے سے بھی کفر لازم آتا ہے اور (قرآن) کو (کتب سماویہ) میں داخل مانتے ہوئے (کتب سماویہ) کو تحریف شُدہ ماننے سے بھی کفر لازم آتا ہے۔ فرمایئے آپ کُفر کا کونسا لزوم پسند کرتے ہیں؟

۴۔ مِنھُمْ کی ضمیر کا مرجع افراد ہیں نہ کہ کتب سماویہ۔ کیونکہ (اما انہ عن عمد منھم اولمغلطة) کی عبارت میں (عمداً یا مغالطے سے) کے الفاظ کا فاعل افراد ہیں نہ کہ کتابیں۔

کیا دیوبندیوں کے یہاں کتابیں بھی عمداً یا مغالطے سے کوئی کام کرتی ہیں؟

۵۔ اگر مِنھُمْ کی ضمیر کا مرجع جاہلانہ طور پر افراد کی بجائے کتب سماویہ کو ہی ٹھہرایا جائے تو پھر یہ سوال پیدا ہوگا کہ انور شاہ کے نزدیک کتب سماویہ میں یہود ونصاریٰ نے جو تحریف کی ہے وہ عمداً یا مغالطے سے کی ہے۔ انور شاہ کو شک ہے اور وہ قرآن پاک کے اس وعدے کو پھر مشکوک کررہا ہے کہ یہود ونصاریٰ نے جان بوجھ کر حق بات چھپائی ہے۔ عمداً جرم کرنے والوں کے جُرم کو ہلکا کرنا اور قرآن کے دعوے کی تغلیط کرنا اور قرآن کے بیان میں شک کرنا قرآن پاک کو تحریف شدہ ماننا نہیں تو اور کیا ہے؟

لیجئے مناظر صاحب! آپ کی تاویل سے بھی قرآن کا تحریف شدہ ہونا لازم آتا ہے کیونکہ آپ احتمالاً کہتے ہیں کہ یہود ونصاریٰ نے مغالطے سے تحریف کی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق وہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ''جان بوجھ کر'' والا حصہ آپ تحریف شدہ مانتے ہیں۔

عجب مشکل میں آیا سینے والا جیب و داماں کا اِدھر ٹانکا اُدھر اُدھڑا اُدھر ٹانکا اِدھر اُدھڑا

جناب مناظر صاحب! اگر کچھ تاویلات باقی پٹاری میں رہتی ہیں تو وہ سامنے لایئے۔ اُن کا بھی تجزیہ کیا جائے گا اور مودودی صاحب نے اگر بقول آپ کے یہ ''شرارت'' کی تھی تو آپ کے کون سے اکابر نے وضاحت کی تھی اور کیا وضاحت کی تھی؟ اگر وہ آپ کی بیان کردہ وضاحت ہی تھی تو یہ تو مودودی صاحب کے اعتراض کو تسلیم کرنے کے مترادف ہے۔ مہربانی فرما کر ہماری نیت پر شُبہ نہ فرمائیں۔ اِس عبارت پر سے کفر ہٹائیں ورنہ اللہ کی پکڑ کا انتظار کریں جو بدلے کے دن کا مالک ہے۔

دعا گو

سعیدی

۱۴۲۱/۸/۱۰ھ از جہانیاں

تبصرہ :۔ لیجئے اب تو راز فاش ہو گیا کہ یہ لوگ جو قرآن میں تحریف لفظی اور معنوی کے قائل ہیں۔ یہ دین پھیلا رہے ہیں یا بیرونی ہاتھوں کے دیے گئے اشارات پہ عمل کر رہے ہیں۔ قارئین! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ''تبلیغی نصاب'' میں غلطیوں کی نشاندہی کی گئی اور وہ بھی ان کے اپنے ہی مکتبہ فکر ہی سے کی گئی مگر یہ کس درجہ سیخ پا ہوئے دوسری طرف دیکھئے کہ یہ قرآن میں لفظوں اور معنوں کی تبدیلی کو بھی جائز مانیں۔ قرآن مجید کو معلوماتی لحاظ سے بھی تبلیغی نصاب سے کم مانیں کہ

''قرآن تو صرف قرآن ہے اس سے ایک ہی طرف کی بات معلوم ہوگی
مگر تبلیغی نصاب میں قرآن بھی ہے احادیث بھی ہیں اور اقوال بزرگان دین
بھی ہیں جس سے بیک وقت تین طرح کی رہنمائی مل جاتی ہے''

تو یہ کاہے کا دین ہے؟ وہ کتابیں جن میں نبی پاک، صحابہ کرام، اولیاء عظام اور قرآن پاک کی توہین موجود ہے۔ ان کتابوں سے کم از کم یہ عبارات نکال کیوں نہیں دیتے؟ اور ساتھ ہی انہیں یہ بتانا بھی پڑے گا کہ جن مولویوں کی تعریف کرتے کرتے یہ لوگ نہیں تھکتے تو ان کی کتابوں میں سے یہ عبارات نکال دینے کے بعد ان مولویوں کے متعلق ان کا نظریہ کیا ہوگا؟ مجھے وسائل اجازت نہیں دیتے ورنہ تبلیغی جماعت اور ان کے عقائد و نظریات تحریر کرنے کے لئے ایک دفتر چاہئے اور ہاں لکھ بھی لوں تو موجودہ دور میں کسی ضخیم کتاب کو شائع کرنا بھی تو آسان نہیں ہے۔ آخر میں یہ غور بھی فرمالیں، کہا جاتا ہے کہ تبلیغی جماعت والے بیچارے نماز کی بات کرتے ہیں، عمل کی بات کرتے ہیں ان کو کچھ نہ کہو تو درج حوالہ پڑھ لیجئے اور پھر سوچئے کہ ان بہروپیوں کو کچھ کہنا مناسب ہے کہ نہیں!

تبلیغی نصاب کی ایک گمراہ کن عبارت

لیکن نماز کا معظم حصہ ذکر ہے، قرأت قرآن ہے یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت

میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ہیں ایسی ہی ہیں جیسے بخار کی حالت میں ہذیان اور بکواس ہوتی ہے جو چیز دل میں ہوتی ہے وہ زبان پر ایسے اوقات میں جاری ہو جاتی ہے۔ الخ

(دیوبندی) مفتی خیر المدارس ملتان کا فتوی

سوال :۔ گذارش ہے کہ ہمارے علاقہ کے مولوی صاحب نے ایک تبلیغی سلسلہ شروع کیا ہے اس نے ایک بات درج کی ہے۔ جس پر علاقہ میں جھگڑا طول پکڑے ہوئے ہے آپ درج ذیل عبارت پڑھ کر شرع حکم سے آگاہ فرمائیں۔

''صوفیاء نے لکھا ہے کہ نماز حقیقت میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے ساتھ مناجات کرنا اور ہم کلام ہونا ہے جو غفلت کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا نماز کے علاوہ اور عبادتیں غفلت میں بھی ہو سکتی ہیں مثلاً زکوۃ ہے کہ اس کی حقیقت مال کا خرچ کرنا ہے یہ خود ہی نفس کو اتنا شاق ہے کہ اگر غفلت کے ساتھ ہو تب بھی نفس کو شاق گذرے گا اسی طرح روزہ دن بھر کا بھوکا پیاسا رہنا صحبت کی لذت سے رکنا کہ یہ سب چیزیں نفس کو مغلوب کرنے والی ہیں غفلت سے بھی اگر متحقق ہوں تو نفس کی شدت (تیزی) پر اثر پڑے گا لیکن نماز کا معظم حصہ ذکر ہے قرأت قرآن ہے یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ایسی ہی ہیں جیسے بخار کی حالت میں ہذیان اور بکواس ہوتی ہے۔ کہ جو چیز دل میں ہوتی ہے وہ زبان پر ایسے اوقات میں جاری ہو جاتی ہے نہ اس میں کوئی مشقت ہوتی ہے نہ کوئی نفع اسی طرح چونکہ نماز کی عادت پڑ گئی ہے اس لئے اگر توجہ نہ ہو تو عادت کے موافق بلا سوچے سمجھے زبان سے الفاظ نکلتے رہتے ہیں جیسا کہ سوتے کی حالت میں اکثر باتیں زبان سے نکلتی ہیں کہ سننے والا اس کو اپنے سے کلام سمجھتا ہے نہ اس کا کوئی فائدہ ہے اسی طرح حق تعالیٰ بھی ایسی نماز کی طرف التفات اور توجہ نہیں فرماتے جو بلا ارادہ کے ہو اس لئے نہایت اہم ہے کہ نماز اپنی وسعت و ہمت کے موافق پوری توجہ سے پڑھی جائے۔